اربعین ختم نبوت

تالیف:

ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:

حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ

شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو مومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: 042-37357587

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217

TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511

E-Mail: darussalamny@hotmail.com

Web Site: www.darussalamny.com

Email:akmian311@gmail.com

Web Site: www.assunnah.live

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ أَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ مُحَمَّدًا ﷺ بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا، وَّدَاعِیًا إِلَی اللّٰهِ بِإِذْنِه وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا، بَعَثَهٗ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ، وَمُعَلِّمًا لِّلْأُمِّیِّیْنَ، بِلِسَانٍ عَرَبِیٍّ مُّبِیْنٍ، فَقَالَ سُبْحَانَهٗ -وَهُوَ أَصْدَقُ الْقَائِلِیْنَ - ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَکِّیْهِمْ وَ یُعَلِّمُهُمُ الْکِتٰبَ وَ الْحِکْمَةَ ۗ وَ اِنْ کَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۙ﴾ [الجمعة : 2]. وَصَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَصَحَابَتِهٖ أَجْمَعِیْنَ، وَتَابِعِیْهِمْ وَمَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ . أَمَّا بَعْدُ!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت و قدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَ یُزَکِّیْهِمْ

﴿ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَ الْحِكْمَةَ ۗ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۙ﴿۲﴾ ﴾

[الجمعة : 2]

''اُسی نے اَن پڑھ لوگوں میں انہی میں سے ایک رسول بھیجا ہے، جو انہیں اس کی آیتیں پڑھ کر سناتے ہیں، اور انہیں (کفر وشرک کی آلائشوں سے) پاک کرتے ہیں، اور انہیں قرآن وسنت کی تعلیم دیتے ہیں، بے شک وہ لوگ اُن کی بعثت سے قبل صریح گمراہی میں مبتلا تھے۔''

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اِنَّكَ لَتَهْدِيْۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۙ﴿۵۲﴾ ﴾ [الشوریٰ: 52]

''(اے میرے نبی!) آپ یقیناً لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔''

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلّف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچادیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿ يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ؕ وَ اِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۶۷﴾ ﴾

[المائدة : 67]

''اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔''

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ''فتح القدیر'' میں لکھتے ہیں کہ ''بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ'' کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے

واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہو رہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتہٰی۔ [1]

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ:

((مَنْ حَدَّثَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا ﷺ كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا أُنْزِلَ عَلَيْهِ فَقَدْ كَذَبَ، وَاللّٰهُ يَقُوْلُ: ﴿يَاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ﴾ . . الآية))

”جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔“ [2]

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَ رَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا﴾ [المائدة : 3]

”آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔“

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ”یومِ عید“ بنا لیتے۔ انہوں

[1] فتح القدير :488/1.

[2] صحيح بخاری، كتاب التفسير، رقم :4612.

نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ﴿ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ ... الآیة ﴾ تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیے۔ لہٰذا دین کتاب وسنت کا نام ہے۔

﴿ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی ۝ اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی ۝ ﴾ [النجم : 3-4]

''اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔''

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿ وَ اَنْزَلَ اللّٰہُ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ وَ الْحِکْمَۃَ ﴾ [النساء : 113]

''اور اللہ نے آپ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیا۔''

صاحب ''فتح البیان'' لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّی وَیُسْمَعُ مِنْکُمْ وَیُسْمَعُ مِمَّنْ یَسْمَعُ مِنْکُمْ)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

"عِلْمُ الْحَدِیْثُ مِنْ أَفْضَلِ الْقُرْبِ إِلٰی رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَکَیْفَ لَا یَکُوْنُ؟ ھُوَ بَیَانُ طُرْقِ خَیرِ الْخَلْقِ وَأَکْرَمِ الْأَوَّلِیْنَ وَالْآخِرِیْنَ"

''رب العالمین کے قریب کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔''

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

”إِنَّ هٰـذَا الْعِلْمَ أَدَبُ اللّٰهِ الَّذِي أَدَّبَهُ بِهٖ نَبِيَّهُ ﷺ وَأَدَّبَ النَّبِيُّ ﷺ أُمَّتَهُ بِهٖ وَهُوَ أَمَانَةُ اللّٰهِ عَلٰى رَسُوْلِهٖ لِيُؤَدِّيَهُ عَلٰى مَا أَدّٰى إِلَيْهِ“ [1]

”یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔“

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ. . .)) [2]

”اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کرلے پھر اور لوگوں کو پہنچادے......۔“

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تروتازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((يَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهُ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ . . .))

---

1. معرفة علوم الحديث، ص:63.
2. سنن ترمذی، کتاب العلم، رقم الحديث:2668، عن زيد بن ثابت.

''اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف و تبدیل اور باطل پسندوں کی حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔''

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

"هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيْثِ." [1]

''وہ اہل حدیث ہیں۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِيْ. قُلْنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَرَوْنَ أَحَادِيْثِي وَسُنَّتِيْ وَيُعَلِّمُوْهَا النَّاسَ." [2]

''اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ لوگ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ اور میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔''

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہودِ مخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جَزَاهُمُ اللّٰهُ فِي الدَّارِيْنِ.

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِيْ أَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ

[1] شرف أصحاب الحديث، ص: 27.

[2] شرف أصحاب الحديث، ص: 31.

الْقِيَامَةِ فَقِيهًا عَالِمًا .)) [1]

”میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کرلیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء و علماء سے اٹھائے گا۔“

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبداللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابوالدرداء، عبداللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ”فِـي زُمْرَةِ الْفُقَهَاءِ وَالْعُلَمَاءِ“ کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں ”وَكُـنْـتُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شَافِعًا وَشَهِيدًا“ کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ”قِيْـلَ لَـهُ ادْخُـلْ مِنْ أَيِّ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ شِئْتَ“ کے الفاظ مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں ”كُتِـبَ فِـي زُمْرَةِ الْعُلَمَاءِ وَحُشِرَ فِي زُمْرَةِ الشُّهَدَاءِ“ کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور ناقابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہوسکتی۔ [2]

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر ”اَلْأَرْبَـعُـوْنَ، اَلْأَرْبَـعِيْـنَـاتُ“ کے نام سے کتب مرتب کردیں۔ الأربـعـون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا

[1] العلل المتناهية :1/111۔ المقاصد الحسنة :411.

[2] تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص: 411۔ مقدمة الأربعين للنووى، ص: 28۔46۔ شعب الإيمان للبيهقي :2/271، برقم :1727.

مختلف ابواب سے یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اوراسے بشارت دی گئی ہے۔اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب امام عبداللہ بن المبارک (م 181ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابونعیم (م 430ھ)، حافظ ابوبکر آجری (م 360ھ)، حافظ ابواسماعیل عبداللہ بن محمد الہروی (م 481ھ)، ابوعبدالرحمٰن السلمی (م 412ھ)، حافظ ابوالقاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م 571ھ)، حافظ محمد بن محمد الطائی (م 555ھ) نے "اَلْأَرْبَعِيْنَ فِيْ إِرْشَادِ السَّائِرِيْنَ إِلٰى مَنَازِلِ الْمُتَّقِيْنَ" حافظ عفیف الدین ابوالفرج محمد عبدالرحمٰن المقری (م 618ھ) نے "أَرْبَعِيْنَ فِي الْجِهَادِ وَالْمُجَاهِدِيْنَ"، حافظ جلال الدین السیوطی (م 911ھ) نے "أَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا فِيْ قَوَاعِدِ الْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ وَفَضَائِلِ الْأَعْمَالِ"، حافظ عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری (م 656ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْأَحْكَامِيَّة"، حافظ ابوالفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م 852ھ) نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُنْتَقَاةُ مِنْ صَحِيْحِ مُسْلِمٍ" اورابوالمعالی الفارسی نے "اَلْأَرْبَعُوْنَ الْمُخَرَّجَةُ فِی السُّنَنِ الْكُبْرٰى لِلْبَيْهَقِيِّ" اور حافظ محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی (م 902ھ) نے "اَرْبَعُوْنَ حَدِيْثًا مُنْتَقَاةٌ مِّنْ كِتَابِ الْأَدَبِ الْمُفْرَدِ لِلْبُخَارِيِّ" تحریر کی۔ اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے مؤقر مجلّہ ''دعوت اہل حدیث'' میں چھپ رہی ہے۔

أُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ
لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِي صَلَاحًا

ہمارے زیر سایہ ادارہ انصار السنہ پبلیکیشنز کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی اورادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کرچکی ہیں۔ اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اَرْبَعِیْنَات جمع کی ہیں۔ "أَلْأَرْبَعُوْنَ فِي خَتْمِ النُّبُوَّةِ" زیورِطباعت سے آراستہ ہوکر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرمادے۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلٰى نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَأَهْلِ طَاعَتِهٖ أَجْمَعِيْنَ .

وكتبه

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ، وَنَسْتَعِينُهٗ، مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ، وَمَنْ يُّضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهٗ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ. أَمَّا بَعْدُ!

رسول اللہ ﷺ خاتم النّبیین ہیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِيْمًا۠﴾ (الاحزاب: 40)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''محمد تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں اور لیکن وہ اللہ کے رسول اور تمام نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں اور اللہ ہمیشہ سے ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔''

حدیث: 2

((عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فُضِّلْتُ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ بِسِتٍّ: أُعْطِيتُ جَوَامِعَ الْكَلِمِ، وَنُصِرْتُ بِالرُّعْبِ، وَأُحِلَّتْ لِيَ الْغَنَائِمُ، وَجُعِلَتْ لِيَ الْأَرْضُ طَهُورًا وَّمَسْجِدًا، وَّأُرْسِلْتُ إِلَى الْخَلْقِ كَافَّةً، وَخُتِمَ بِيَ النَّبِيُّوْنَ.)) [1]

''سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مجھے چھ خوبیوں کی بنا پر دوسرے انبیاء پر برتری حاصل ہے۔ [1] مجھے جامع گفتگو کا ملکہ دیا گیا ہے۔ [2] خاص رعب و دبدبے کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے۔ [3] میرے لیے مالِ غنیمت حلال کیا گیا ہے۔ [4] میرے لیے تمام زمین مسجد

[1] صحیح مسلم، کتاب الصلاۃ، رقم: 1167.

اور پاکیزگی عطا کرنے والی بنائی گئی ہے۔ [5] مجھے تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہے۔ اور [6] مجھ پر انبیاء کا سلسلہ نبوت ختم کیا گیا ہے۔"

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعَا ِۨالَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ یُحْیٖ وَ یُمِیْتُ ۪ فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الَّذِیْ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَ كَلِمٰتِهٖ وَ اتَّبِعُوْهُ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝۱۵۸﴾ (الاعراف: 158)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "کہہ دیجیے: اے لوگو! بے شک میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں، جس کے پاس آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے، اس کے سوا کوئی معبود (برحق) نہیں، وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے، لہٰذا تم اللہ پر اور اس کے رسول اُمی نبی پر ایمان لاؤ، جو (خود بھی) اللہ اور اس کے (تمام) کلمات پر ایمان لاتا ہے، اور تم اس کی پیروی کرو، تا کہ تم ہدایت پاؤ۔"

حدیث: 2

((وَعَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِیْ وَقَّاصٍ ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِعَلِيٍّ: أَنْتَ مِنِّیْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰی ، إِلَّا أَنَّهُ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ .)) [1]

"اور حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا تھا: تیری مجھ سے وہی نسبت ہے جو ہارون علیہ السلام کی موسیٰ علیہ السلام سے تھی، مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔"

[1] صحیح بخاری، کتاب فضائل أصحاب النبی ﷺ، رقم: 3706، صحیح مسلم، رقم: 6221، مسند أحمد: 177/1، المشكاة، رقم: 6087، صحیح الجامع الصغیر، رقم 1484.

بنی اسرائیل میں انبیاء کرام علیہم السلام حکومت کرتے تھے

حدیث: 3

((وَعَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِیلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِیَاءُ، كُلَّمَا هَلَكَ نَبِیٌّ خَلَفَهُ نَبِیٌّ، وَإِنَّهُ لَا نَبِیَّ بَعْدِی، وَسَیَكُونُ خُلَفَاءُ، فَیَكْثُرُونَ.)) [1]

''اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: بنی اسرائیل پر نبی حکومت کیا کرتے تھے، جب ایک نبی فوت ہو جاتا تو اس کی جگہ دوسرا نبی ہوتا۔ مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ البتہ بعد میں کثرت سے خلفاء پیدا ہوں گے۔''

رسول اللہ ﷺ خاتم النّبیین ہیں، آپ کے بعد دعویٰ نبوت کرنے والا جھوٹا ہے

حدیث: 4

((وَعَنْ ثَوْبَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّهُ سَیَكُونُ فِی أُمَّتِی كَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ كُلُّهُمْ یَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِیٌّ، وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّینَ لَا نَبِیَّ بَعْدِی.)) [2]

''اور سیدنا ثوبان رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد

[1] صحیح بخاری، کتاب الانبیاء رقم: 3455، صحیح مسلم، رقم: 4773، مسند احمد: 297/2.

[2] سنن ابی داؤد، کتاب الفتن والسلام، رقم: 4252۔ علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے ''صحیح'' کہا ہے۔

فرمایا: عنقریب میری امت میں تیس کذاب ہوں گے، ان میں سے ہر ایک یہ گمان کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النّبیین ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

نبی کریم ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ اِنْ نَّحْنُ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ وَ لٰكِنَّ اللّٰهَ يَمُنُّ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ؕ وَ مَا كَانَ لَنَاۤ اَنْ نَّاْتِيَكُمْ بِسُلْطٰنٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَ عَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝﴾ (ابراهيم : 11)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''ان کے رسولوں نے ان سے کہا: واقعی ہم تمھارے جیسے بشر ہی ہیں اور لیکن اللہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اس پر احسان کرتا ہے۔ اور ہمیں یہ اختیار نہیں کہ اللہ کے حکم کے بغیر ہم تمھارے پاس کوئی نشانی (یا دلیل) لا سکیں، اور مومنوں کو اللہ ہی پر توکل کرنا چاہیے۔''

حدیث: 5

((وَعَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَشْهَدُ أَنَّ اللّٰهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ، وَأَنِّي عَبْدُاللّٰهِ وَرَسُوْلُهُ .)) [1]

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر (پوری طرح) قادر ہے، اور میں اللہ کا بندہ اور رسول ہوں۔''

[1] سنن ابی داؤد، كتاب الصلاة، رقم: 1173 - علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے حسن کہا ہے۔

رسول اللہ ﷺ پر انبیاء کرام کی تکمیل ایک مثال سے سمجھیں

حدیث: 6

((وَعَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ: أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَثَلِی وَ مَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ، كَمَثَلِ قَصْرٍ أُحْسِنَ بُنْيَانُه تُرِكَ مِنْهُ مَوْضِعُ لَبِنَةٍ فَطَافَ بِهِ النُّظَّارُ يَتَعَجَّبُوْنَ مِنْ حُسْنِ بُنْيَانِهِ اِلَّا مَوْضِعَ تِلْكَ اللَّبِنَةِ فَكُنْتُ أَنَا سَدَدْتُ مَوْضِعَ اللَّبِنَةِ خُتِمَ بِی الْبُنْيَانُ وَ خُتِمَ بِی الرُّسُلُ ـ وَ فِی رِوَايَةٍ: فَأَنَا اللَّبِنَةُ، وَ أَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ.)) [1]

''اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری مثال اور دوسرے نبیوں کی مثال نہایت ہی اعلیٰ تعمیر شدہ محل کی سی ہے، جس میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی گئی تھی۔ اس کو دیکھنے والے اس کے اردگرد گھومتے رہے۔ اس عمارت کے حسن کو دیکھ کر عش عش کر اٹھتے۔ سوائے اس اینٹ کی خالی جگہ کے۔ چنانچہ میں نے اس اینٹ کے خلا کو پُر کر دیا۔ مجھ پر اس عمارت کی تکمیل ہوئی اور رسولوں کا سلسلہ بھی مجھ پر ہی ختم ہوا۔ دوسری روایت میں ہے کہ میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں ہی خاتم النّبیین ہوں۔''

رسول اللہ ﷺ کا مقام

حدیث: 7

((وَعَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ: يَا مُحَمَّدُ، يَا سَيِّدَنَا وَابْنَ

[1] صحیح بخاری، کتاب المناقب، رقم: 3534، 3535، صحیح مسلم، کتاب الفضائل، رقم: 5959.

سَیِّدِنَا ، وَخَیرَنَا وَابنَ خَیرِنَا . فَقَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: یَاَیُّھَا النَّاسُ! عَلَیْکُمْ بِتَقْوَاکُمْ ، لَا یَسْتَھْوِیَنَّکُمُ الشَّیْطَانُ ، أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ ، عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ ، وَاللّٰهِ مَا اُحِبُّ اَنْ تَرْفَعُوْنِی فَوْقَ مَنْزِلَتِیْ الَّتِیْ اَنْزَلَنِی اللّٰهُ .)) [1]

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک بار کسی صحابی نے آپ ﷺ کو ان الفاظ میں مخاطب کیا: ''یَا مُحَمَّدُ! یَا سَیِّدَنَا وَابْنَ سَیِّدِنَا ، وَخَیْرَنَا وَابْنَ خَیْرِنَا '' ''یعنی اے محمد! اے ہمارے سردار، اور ہمارے سردار کے بیٹے! اے ہم میں سب سے افضل اور سب سے افضل کے بیٹے۔'' یہ سن کر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تقویٰ کو لازم پکڑو! دیکھو کہیں شیطان تمہیں میری محبت میں صحیح راستے سے بھٹکا نہ دے۔ میں محمد بن عبداللہ ہوں، اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ مجھے یہ قطعاً پسند نہیں کہ تم مجھے میرے اُس مقام سے اونچا اٹھاؤ جس مقام پر اللہ تعالیٰ نے مجھے رکھا ہے۔''

رسول ﷺ کا مقام و مرتبہ مت بڑھاؤ

حدیث: 8

((وَعَنْ عُمَرَ رضی اللہ عنہ یَقُوْلُ عَلَی الْمِنْبَرِ: سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ: لَا تُطْرُوْنِی کَمَا أَطْرَتِ النَّصَارَی ابْنَ مَرْیَمَ فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُہٗ فَقُوْلُوْا: عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ .)) [2]

---

1. مسند احمد: 153/3، رقم :12551۔ شیخ شعیب نے اس کی سند کو ''صحیح'' کہا ہے، عمل الیوم واللیلة للنسائی، ص :249.
2. صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، رقم :3445.

''اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری تعریف میں حد سے تجاوز نہ کرو۔ جیسا کہ نصاریٰ نے عیسیٰ بن مریم کے بارے میں کیا تھا، میں تو صرف اللہ کا بندہ ہوں۔ پس تم بھی مجھے اللہ کا بندہ اور رسول ہی کہو۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قیصر روم ہرقل کی طرف خط

حدیث: 9

((وَعَنْ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ: أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي نَفَرٍ مِنْ قُرَيْشٍ۔ وَكَانُوْا تُجَّارًا بِالشَّامِ۔ فَأَتَوْهُ۔ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ۔ قَالَ: ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقُرِیءَ فَإِذَا فِيهِ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ، مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ، السَّلَامُ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدَى، أَمَّا بَعْدُ.)) [1]

''اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے خبر دی اور انہیں ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ نے خبر دی کہ ہرقل نے قریش کے چند افراد کے ساتھ انہیں بھی بلا بھیجا۔ یہ لوگ شام تجارت کی غرض سے گئے تھے۔ سب لوگ ہرقل کے پاس آئے۔ پھر انہوں نے واقعہ بیان کیا کہ پھر ہرقل نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط منگوایا اور وہ پڑھا گیا۔ خط میں یہ لکھا ہوا تھا: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ محمد کی طرف سے جو اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہے (صلی اللہ علیہ وسلم) ہرقل عظیم روم کی طرف سلام ہو ان پر جنہوں نے ہدایت کی اتباع کی۔ اما بعد!''

[1] صحیح بخاری، کتاب الاستئذان، رقم: 6260.

انبیاء کرام علیہم السلام کو سخت آزمائش کا آنا

حدیث: 10

((وَعَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ الْيَمَان، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ بَلَاءً الْأَنْبِيَاءُ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ.)) [1]

''اور حضرت فاطمہ بنت قیس بنت یمان رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ لوگوں میں سب سے سخت آزمائش انبیاء کو آتی ہے، پھر ان کو جو ان کے قریب ہیں اور پھر ان کو جو ان کے قریب ہیں۔''

حبشہ کے بادشاہ نجاشی کی گواہی

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ اِذْ قَالَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَ مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ يَّاْتِيْ مِنْۢ بَعْدِي اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ ؕ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ ۝﴾

(الصف: 6)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جب عیسیٰ ابن مریم نے کہا اے بنی اسرائیل! بلاشبہ میں تمھاری طرف اللہ کا رسول ہوں، اس کی تصدیق کرنے والا ہوں جو مجھ سے پہلے تورات کی صورت میں ہے اور ایک رسول کی بشارت دینے والا ہوں، جو میرے بعد آئے گا، اس کا نام احمد ہے۔ پھر جب وہ ان کے پاس واضح نشانیاں لے کر آیا تو انھوں نے کہا یہ کھلا جادو ہے۔''

[1] صحيح الجامع الصغير، رقم: 1562، سلسلة الصحيحة، رقم: 1165.

حدیث: 11

((وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ، قَالَ: بَعَثَ إِلَيْهِمْ، فَقَالَ جَعْفَرٌ: اَنَا خَطِيْبُكُمُ الْيَوْمَ .... قَالَ: مَرْحَبًا بِكُمْ، وَبِمَنْ جِئْتُمْ مِنْ عِنْدِهٖ، أَشْهَدُ أَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ، فَإِنَّهُ الَّذِیْ نَجِدْ فِی الْاِنْجِيْلِ، وَإِنَّهُ الرَّسُوْلُ الَّذِیْ بَشَّرَ بِهٖ عِيْسٰى ابْنُ مَرْيَمَ.)) [1]

''اور سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: ''جب نجاشی نے مہاجرینِ حبشہ کو اپنے دربار میں بلایا، اور جعفر رضی اللہ عنہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات سنیں تو پکار اٹھا کہ تم کو مرحبا ہو، اور اس ہستی کو جس کے پاس سے تم آئے ہو۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ کے رسول ہیں اور وہی ہیں جن کا ذکر ہم انجیل میں پاتے ہیں جن کی بشارت عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی دعا اور عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت

حدیث: 12

((وَعَنْ أَبِیْ أُمَامَةَ قَالَ: قُلْتُ: يَا نَبِیَّ اللّٰهِ مَا كَانَ أَوَّلُ بَدْءِ أَمْرِكَ؟ قَالَ: دَعْوَةَ أَبِیْ إِبْرَاهِيْمَ، وَبُشْرٰی عِيْسٰى، وَرَأَتْ أُمِّي أَنَّهُ يَخْرُجُ مِنْهَا نُوْرٌ أَضَاءَتْ مِنْهُ قُصُوْرُ الشَّامِ.)) [2]

---

[1] مسند احمد: 461/1، فتح الباری: 189/7، البداية والنهاية: 69/3۔ حافظ ابن حجر اور ابن کثیر نے اس کی سند کو ''حسن اور جید'' قرار دیا ہے۔

[2] مسند احمد: 262/5 رقم: 22261، طبرانی کبیر، رقم: 4769، مجمع الزوائد: 289/8۔ علامہ ہیثمی رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''حسن'' کہا ہے۔

''اور حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ مجھے اپنے پس منظر سے آگاہ فرمائیں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اپنے باپ ابراہیم علیہ السلام کی دعا، عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت ہوں۔ اور اپنی والدہ ماجدہ کا خواب ہوں انہوں نے دیکھا تھا کہ ان کے جسم سے نور نکلا ہے جس سے شام کے محلات روشن ہو گئے۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تورات میں صفات

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِیْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا یَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا٘ سِیْمَاهُمْ فِیْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ ۛۖۚ وَ مَثَلُهُمْ فِی الْاِنْجِیْلِ ۛ۫﴾ (محمد : 38)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''محمد اللہ کا رسول ہے اور وہ لوگ جو اس کے ساتھ ہیں کافروں پر بہت سخت ہیں، آپس میں نہایت رحم دل ہیں، تو انھیں اس حال میں دیکھے گا کہ رکوع کرنے والے ہیں، سجدے کرنے والے ہیں، اپنے رب کا فضل اور (اس کی) رضا ڈھونڈتے ہیں، ان کی شناخت ان کے چہروں میں (موجود) ہے، سجدے کرنے کے اثر سے۔ یہ ان کا وصف تورات میں ہے اور انجیل میں۔''

حدیث: 13

((وَعَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ: لَقِیتُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رضی اللہ عنہما ، قُلْتُ: أَخْبِرْنِی عَنْ صِفَةِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِی التَّوْرَاةِ؟ قَالَ: أَجَلْ ، وَاللَّهِ! إِنَّهُ لَمَوْصُوفٌ فِی التَّوْرَاةِ بِبَعْضِ صِفَتِهِ فِی الْقُرْآنِ ﴿یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِیْرًا﴾

وَ حِـرْزًا لِلْأُمِّيِّيـنَ أَنْـتَ عَبْـدِى وَرَسُـولِى سَمَّيْتُكَ المتوَكِّلَ ، لَيْـسَ بِـفَـظٍّ وَلَا غَلِيظٍ ، وَلَا سَخَّابٍ فِى الْأَسْوَاقِ ، وَلَا يَدْفَعُ بِـالسَّيِّئَةِ السَّيِّـئَةَ ، وَلَـكِنْ يَعْفُو وَيَغْفِرُ ، وَلَنْ يَقْبِضَهُ اللَّهُ حَتَّى يُـقِيـمَ بِـهِ الْـمِلَّةَ الْعَوْجَاءَ بِأَنْ يَقُولُوا: لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَيَفْتَحُ بِهَا أَعْيُنًا عُمْيًا ، وَآذَانًا صُمًّا وَقُلُوبًا غُلْفًا .)) [1]

''اور سیدنا عطاء بن یسار رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں۔ میں سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے ملا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں تورات میں منقول وصف کے متعلق دریافت فرمایا سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا کیوں نہیں، اللہ کی قسم! تورات میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض صفات تو وہ مذکور ہیں جو قرآن مجید میں بھی آئی ہیں۔اے نبی! ہم نے تجھے گواہ، خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا۔'' مزید برآں آپ اَن پڑھوں کے ماویٰ، میرے بندے اور میرے رسول ہیں۔ میں نے آپ کا نام متوکل رکھا ہے۔آپ نہ بدخو وسخت مزاج ہیں، نہ بازاروں میں شوروغوغا کرنے والے اور نہ ہی برائی کا برائی سے جواب دینے والے، بلکہ معاف کر دیتے ہیں اور بخش دیتے ہیں، اور آپ کی روح اللہ تعالیٰ اس وقت تک قبض نہ کرے گا جب تک راہ سے بھٹکی ہوئی قوم کو سیدھا نہ کر دیں یہاں تک کہ لوگ اس کلمہ ''لا الہ الا اللہ'' کو نہ مان لیں۔اس طرح اللہ تعالیٰ اس کلمہ کی برکت سے ان کی اندھی آنکھیں، بہرے کان اور بند دل کھول دے گا۔

[1] صحیح بخاری، کتاب البیوع، رقم: 2125.

رسول اللہ ﷺ نے سیدنا سلیمان علیہ السلام کو بھائی قرار دیا

حدیث: 14

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ عِفْرِيتًا مِنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ الْبَارِحَةَ لِيَقْطَعَ عَلَيَّ صَلَاتِي فَأَمْكَنَنِي اللّٰهُ مِنْهُ فَأَخَذْتُهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْبُطَهُ عَلَى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتَّى تَنْظُرُوا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ دَعْوَةَ أَخِي سُلَيْمَانَ ﴿رَبِّ اغْفِرْ لِي وَهَبْ لِي مُلْكًا لَّا يَنْۢبَغِي لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِيْ﴾ فَرَدَدْتُهُ خَاسِئًا. عِفْرِيتٌ: مُتَمَرِّدٌ مِنْ إِنْسٍ أَوْ جَانٍّ مِثْلُ زِبْنِيَةٍ جَمَاعَتُهَا الزَّبَانِيَةُ.)) [1]

”اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ نبی کریم ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: آج رات ایک سرکش جن مجھ پر حملہ آور ہوا تاکہ میری نماز قطع کرے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر قدرت دے دی تو میں نے اسے پکڑ لیا۔ میں نے اسے مسجد کے ستونوں میں سے کسی ستون کے ساتھ باندھ دینے کا ارادہ کیا تاکہ تم سب کے سب اسے دیکھ لو۔ پھر مجھے اپنے بھائی سلیمان کی دعا یاد آ گئی۔ ”اے میرے رب! مجھے ایسی حکومت عطا فرما جو میرے بعد کسی کو نہ ملے۔“ تو میں نے اسے ذلیل وخوار کر کے چھوڑ دیا۔ عِفْرِيْتٌ کے معنی سرکش ہیں، خواہ وہ انسان ہو یا جن۔ یہ زِبْنِيَةٍ کی طرح ہے جس کی جمع زَبَانِيَةٌ ہے۔“

[1] صحيح بخاری، کتاب أحاديث الأنبياء، رقم، 3423.

رسول اللہ ﷺ کی نبوت کا جناب ورقہ بن نوفل نے بھی اقرار کیا

حدیث: 15

((وَعَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا: فَرَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى خَدِيجَةَ يَرْجُفُ فُؤَادُهُ، فَانْطَلَقَتْ بِهِ إِلَى وَرَقَةَ بْنِ نَوْفَلٍ ـ وَكَانَ رَجُلًا تَنَصَّرَ يَقْرَأُ الْإِنْجِيلَ بِالْعَرَبِيَّةِ ـ فَقَالَ وَرَقَةُ: مَاذَا تَرَى؟ فَأَخْبَرَهُ فَقَالَ وَرَقَةُ: هَذَا النَّامُوسُ الَّذِي أَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَى مُوسَى، وَإِنْ أَدْرَكَنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا.

النَّامُوسُ: صَاحِبُ السِّرِّ الَّذِي يُطْلِعُهُ بِمَا يَسْتُرُهُ عَنْ غَيْرِهِ.)) [1]

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: پھر نبی کریم ﷺ (وحی آنے کے بعد) حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی طرف لوٹے تو آپ کا دل کانپ رہا تھا، چنانچہ وہ آپ کو حضرت ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں۔ وہ شخص نصرانی ہو گیا تھا۔ انجیل کا عربی زبان میں ترجمہ کرتا تھا، ورقہ نے آپ سے پوچھا: آپ نے کیا دیکھا؟ تو آپ نے اس سے سارا واقعہ بیان کر دیا۔ ورقہ نے کہا: یہ تو وہی راز دان ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر اتارا تھا۔ اگر مجھے آپ کا زمانہ (ظہورِ نبوت) مل گیا تو میں آپ کی بھرپور مدد کروں گا۔ ناموس، اس راز دان کو کہتے ہیں جو دوسروں سے راز میں رکھتے ہوئے کسی چیز کی اطلاع دے۔''

[1] صحیح بخاری، کتاب أحادیث الأنبیاء، رقم: 3392.

انبیاء علیہم السلام اکرم الناس ہیں

حدیث: 16

((وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ ، قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! مَنْ أَكْرَمُ النَّاسِ؟ قَالَ: أَتْقَاهُمْ . فَقَالُوا: لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ . قَالَ: فَيُوسُفُ نَبِيُّ اللّٰهِ ابْنُ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ نَبِيِّ اللّٰهِ ابْنِ خَلِيلِ اللّٰهِ قَالُوا: لَيْسَ عَنْ هَذَا نَسْأَلُكَ ، قَالَ: فَعَنْ مَعَادِنِ الْعَرَبِ تَسْأَلُونَ؟ خِيَارُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِي الْإِسْلَامِ إِذَا فَقُهُوا .)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: اللہ کے رسول! لوگوں میں سے سب زیادہ مکرم کون ہے؟ آپ نے فرمایا: جو ان میں اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرنے والا ہو۔ لوگوں نے عرض کیا: ہم نے یہ سوال نہیں کیا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ بزرگ اللہ کے نبی حضرت یوسف علیہ السلام ہیں جو خود نبی تھے، باپ نبی، دادا نبی اور پردادا بھی نبی جو اللہ کے خلیل ہیں۔'' لوگوں نے عرض کیا: ہم نے آپ سے یہ نہیں پوچھا۔ آپ نے فرمایا: تم خاندان عرب کے متعلق پوچھتے ہو؟ ان سب سے جو زمانۂ جاہلیت میں بہتر تھے وہی اسلام میں بھی بہتر ہیں۔ بشرطیکہ وہ دین میں فقاہت حاصل کرلیں۔''

روزِ قیامت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گواہی دیں گے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى

[1] صحيح بخاری، كتاب أحاديث الأنبياء، رقم :3353.

النَّاسِ وَ يَكُونَ الرَّسُولُ عَلَيْكُمْ شَهِيدًا ۭ وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنْتَ عَلَيْهَآ إِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يَّتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّنْ يَّنْقَلِبُ عَلٰى عَقِبَيْهِ ۭ وَإِنْ كَانَتْ لَكَبِيْرَةً إِلَّا عَلَى الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ ۭ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ إِيْمَانَكُمْ ۭ إِنَّ اللّٰهَ بِالنَّاسِ لَرَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿١٤٣﴾ ﴾ (البقرة : 143)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور (جسے تمھیں ہدایت دی) اسی طرح ہم نے تمھیں افضل امت بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ ہو اور رسول تم پر گواہ ہوں۔ اور (اے نبی!) جس قبلے (بیت المقدس) پر آپ پہلے تھے، اسے تو ہم نے صرف یہ جاننے کے لیے مقرر کیا تھا کہ کون رسول کی پیروی کرتا ہے اور کون اپنی ایڑیوں کے بل پھر جاتا ہے اور بے شک یہ (قبلہ کی تبدیلی) بہت بھاری ہے (کافروں پر) مگر اُن لوگوں پر (نہیں) جنھیں اللہ نے ہدایت دی اور اللہ ایسا نہیں کہ تمھارا ایمان ضائع کردے۔ بے شک اللہ لوگوں پر بہت نرمی کرنے والا، بڑا رحم کرنے والا ہے۔“

حدیث : 17

((وَعَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: يَجِيءُ نُوحٌ وَأُمَّتُهُ فَيَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى: هَلْ بَلَّغْتَ؟ فَيَقُولُ] نَعَمْ أَيْ رَبِّ. فَيَقُولُ لِأُمَّتِهِ: هَلْ بَلَّغَكُمْ؟ فَيَقُولُونَ: لَا، مَا جَائَنَا مِنْ نَبِيٍّ، فَيَقُولُ لِنُوحٍ: مَنْ يَشْهَدُ لَكَ؟ فَيَقُولُ: مُحَمَّدٌ ﷺ وَأُمَّتُهُ، فَنَشْهَدُ أَنَّهُ قَدْ بَلَّغَ، وَهُوَ قَوْلُهُ جَلَّ ذِكْرُهُ: ﴿ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ أُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ ﴾ .)) [1]

”اور حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن حضرت نوح علیہ السلام اور ان کی امت آئے گی تو اللہ

[1] صحیح البخاری، کتاب أحادیث الأنبیاء، رقم :3339.

تعالیٰ دریافت فرمائے گا: کیا تم نے انہیں میرا پیغام پہنچا دیا تھا؟ حضرت نوح علیہ السلام عرض کریں گے، میں نے ان کو تیرا پیغام پہنچا دیا تھا اے رب العزت! اب اللہ تعالیٰ ان کی امت سے دریافت فرمائے گا: کیا انہوں نے تمہیں میرا پیغام دیا تھا؟ وہ جواب دیں گے: نہیں! ہمارے پاس تیرا کوئی نبی نہیں آیا۔ اللہ تعالیٰ حضرت نوح علیہ السلام سے دریافت فرمائے گا: تمہارا کوئی گواہ ہے؟ وہ کہیں گے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کے لوگ میرے گواہ ہیں، چنانچہ وہ (میری امت) اس امر کی گواہی دے گی کہ نوح علیہ السلام نے لوگوں کو اللہ کا پیغام پہنچا دیا تھا جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اور اسی طرح ہم نے تمہیں امت وسط بنایا ہے تا کہ تم لوگوں پر گواہی دو۔“

رسالت کی وحی جبریل علیہ السلام لے کے آتے ہیں

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿قُلۡ مَنۡ کَانَ عَدُوًّا لِّجِبۡرِیۡلَ فَاِنَّہٗ نَزَّلَہٗ عَلٰی قَلۡبِکَ بِاِذۡنِ اللّٰہِ مُصَدِّقًا لِّمَا بَیۡنَ یَدَیۡہِ وَ ہُدًی وَّ بُشۡرٰی لِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ ﴿۹۷﴾ مَنۡ کَانَ عَدُوًّا لِّلّٰہِ وَ مَلٰٓئِکَتِہٖ وَ رُسُلِہٖ وَ جِبۡرِیۡلَ وَ مِیۡکٰلَ فَاِنَّ اللّٰہَ عَدُوٌّ لِّلۡکٰفِرِیۡنَ ﴿۹۸﴾﴾

(البقرة: 97، 98)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”کہہ دیجیے جو کوئی جبریل کا دشمن ہو تو بے شک اس نے اسے تیرے دل پر اللہ کے حکم سے اتارا ہے، اس کی تصدیق کرنے والا ہے جو اس سے پہلے ہے اور مومنوں کے لیے سراسر ہدایت اور خوش خبری ہے۔ جو کوئی اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں اور جبرائیل اور میکائیل کا دشمن ہو تو بے شک اللہ سب کافروں کا دشمن ہے۔“

حدیث: 18

((وَعَنْ أَنَسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: بَلَغَ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ مَقْدَمُ النَّبِيِّ ﷺ الْمَدِينَةَ فَأَتَاهُ فَقَالَ: إِنِّي سَائِلُكَ عَنْ ثَلَاثٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا نَبِيٌّ قَالَ: مَا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ؟ وَمَا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ؟ وَمِنْ أَيِّ شَيْءٍ يَنْزِعُ الْوَلَدُ إِلَى أَبِيهِ، وَمِنْ أَيِّ شَيْءٍ يَنْزِعُ إِلَى أَخْوَالِهِ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: خَبَّرَنِي بِهِنَّ آنِفًا جِبْرِيلُ، قَالَ: فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ: ذَاكَ عَدُوُّ الْيَهُودِ مِنَ الْمَلَائِكَةِ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَمَّا أَوَّلُ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ فَنَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ الْمَشْرِقِ إِلَى الْمَغْرِبِ، وَأَمَّا أَوَّلُ طَعَامٍ يَأْكُلُهُ أَهْلُ الْجَنَّةِ فَزِيَادَةُ كَبِدِ حُوتٍ، وَأَمَّا الشَّبَهُ فِي الْوَلَدِ فَإِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَشِيَ الْمَرْأَةَ فَسَبَقَهَا مَاؤُهُ كَانَ الشَّبَهُ لَهُ، وَإِذَا سَبَقَ مَاؤُهَا كَانَ الشَّبَهُ لَهَا. قَالَ: أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ اللّٰهِ. ثُمَّ قَالَ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ الْيَهُودَ قَوْمٌ بُهُتٌ، إِنْ عَلِمُوا بِإِسْلَامِي قَبْلَ أَنْ تَسْأَلَهُمْ بَهَتُونِي عِنْدَكَ، فَجَائَتِ الْيَهُودُ وَدَخَلَ عَبْدُاللّٰهِ الْبَيْتَ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَيُّ رَجُلٍ فِيكُمْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ؟ قَالُوا: أَعْلَمُنَا وَابْنُ أَعْلَمِنَا، وَأَخْبَرُنَا وَابْنُ أَخْيَرِنَا، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: أَفَرَأَيْتُمْ إِنْ أَسْلَمَ عَبْدُاللّٰهِ؟ قَالُوا: أَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْ ذٰلِكَ، فَخَرَجَ عَبْدُاللّٰهِ إِلَيْهِمْ فَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالُوا: شَرُّنَا، وَابْنُ شَرِّنَا، وَوَقَعُوا فِيهِ.)) [1]

''اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: جب حضرت عبداللہ بن

[1] صحیح بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، رقم: 3329.

سلام رضی اللہ عنہ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ طیبہ تشریف لانے کی خبر تو وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میں آپ سے تین سوال کرنا چاہتا ہوں، انہیں نبی کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا: قیامت کی سب سے پہلی نشانی کیا ہے؟ وہ کون سا کھانا ہے جو اہل جنت کو سب سے پہلے پیش کیا جائے گا؟ کس وجہ سے بچہ اپنے باپ کے مشابہ ہوتا ہے اور کس لیے اپنے ماموؤں کے مشابہ ہوتا ہے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے ابھی ابھی حضرت جبریل علیہ السلام نے ان کے متعلق بتایا ہے۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: وہ فرشتہ تو قوم یہود کا دشمن ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کی پہلی نشانی آگ ہے۔ جو لوگوں کو مشرق سے مغرب کی طرف ہانک لے جائے گی۔ سب سے پہلا کھانا جو اہل جنت تناول کریں گے وہ مچھلی کے جگر کے ساتھ کا بڑھا ہوا ٹکڑا ہوگا، اور بچے میں مشابہت اس طرح ہوتی ہے کہ مرد، جب بیوی سے جماع کرتا ہے تو اگر اس کا نطفہ عورت کے نطفے سے پہلے رحم میں چلا جائے تو بچہ مرد کے مشابہ ہوتا ہے اور اگر عورت کا نطفہ سبقت لے جائے تو بچہ عورت کے مشابہ ہوتا ہے۔ حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے (تسلی کرنے کے بعد) کہا: میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ پھر انہوں نے کہا: اللہ کے رسول! یہودی بہت بہتان طراز ہیں۔ اگر انہیں میرے مسلمان ہونے کا علم ہوگیا تو آپ کے دریافت کرنے سے پہلے ہی آپ کے سامنے مجھ پر ہر طرح کی تہمت لگائیں گے۔ اس دوران میں یہودی آ گئے اور عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کمرے میں روپوش ہو کر بیٹھ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا: بتاؤ تم میں عبداللہ بن سلام کیسا شخص ہے؟ انہوں نے کہا: وہ ہم میں سب سے بڑے عالم اور سب سے بڑے عالم کے صاحبزادے ہیں، نیز وہ ہم سب سے زیادہ بہتر اور سب سے زیادہ بہتر کے بیٹے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے بتاؤ اگر عبداللہ بن سلام مسلمان

ہو جائے۔ (تو تمہارا کیا خیال ہوگا؟) انہوں نے کہا، اللہ تعالیٰ انہیں محفوظ رکھے۔ اتنے میں حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ باہر تشریف لائے اور کہا، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے رسول ہیں تو انہوں نے کہا وہ تو ہم سب سے بدترین اور سب سے بدترین کا بیٹا ہے، وہیں ان کی برائی کرنے لگے۔"

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت کا بیان

حدیث: 19

((وَعَنْ السَّائِبِ بْنَ يَزِيدَ قَالَ: ذَهَبَتْ بِى خَالَتِى إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّ ابْنَ أُخْتِى وَقِعَ فَمَسَحَ رَأْسِى وَدَعَا لِى بِالْبَرَكَةِ، وَتَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتِمٍ بَيْنَ كَتِفَيْهِ. قَالَ ابْنُ عُبَيْدِاللّٰهِ: الْحُجْلَةُ مِنْ حُجَلِ الْفَرَسِ الَّذِى بَيْنَ عَيْنَيْهِ. وَقَالَ: إِبْرَاهِيمُ بْنُ حَمْزَةَ: مِثْلُ رِزِّ الْحَجَلَةِ.)) [1]

"اور حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ میری خالہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئیں اور عرض کیا: اللہ کے رسول! یہ میرا بھانجا بیمار ہے۔ آپ نے میرے سر پر اپنا دست مبارک پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا فرمائی۔ پھر آپ نے وضو کیا تو میں نے آپ کے وضو سے بچا ہوا پانی نوش کیا۔ پھر میں آپ کی پشت کی جانب کھڑا ہوا تو میں نے آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت کو دیکھا۔ محمد بن عبید اللہ نے کہا کہ حجلہ، حجل

[1] صحيح البخارى، كتاب المناقب، باب خاتم النبوة، رقم: 3541.

الفرس سے مشتق ہے جو گھوڑے کی اس سفیدی کو کہتے ہیں جو اس کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں ہوتی ہے۔ ابراہیم بن حمزہ نے کہا مثل رز الحجلة یعنی رائے مہملہ پہلے زائے معجمہ۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا کہ صحیح یہ ہے کہ رائے مہملہ پہلے ہے۔"

علی الاعلان آپ سچے نبی ہیں

حدیث: 20

((وَعَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہما: أَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ قَالَ: لٰكِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمْ يَفِرَّ، إِنَّ هَوَازِنَ كَانُوا قَوْمًا رُمَاةً وَإِنَّا لَمَّا لَقِينَاهُمْ حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ فَانْهَزَمُوا، فَأَقْبَلَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى الْغَنَائِمِ، فَاسْتَقْبَلُونَا بِالسِّهَامِ، فَأَمَّا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يَفِرَّ، فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ وَإِنَّهُ لَعَلَى بَغْلَتِهِ الْبَيْضَاءِ، وَإِنَّ أَبَا سُفْيَانَ آخِذٌ بِلِجَامِهَا وَالنَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ: أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ، أَنَا ابْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبْ.)) [1]

"اور حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ان سے پوچھا: کیا تم غزوۂ حنین میں رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے؟ انہوں نے کہا لیکن رسول اللہ ﷺ نے پشت نہیں دکھائی۔ قصہ یوں ہوا کہ قبیلۂ ہوازن کے لوگ بڑے تیر انداز تھے۔ پہلے جو ہم نے ان پر حملہ کیا تو وہ بھاگ نکلے، لیکن جب مسلمان مالِ غنیمت پو ٹوٹ پڑے تو انہوں نے سامنے سے تیر برسانا شروع کر دیئے۔ ہم تو بھاگ گئے مگر رسول اللہ ﷺ نہیں بھاگے۔ یقیناً میں

[1] صحيح البخاری، كتاب الجهاد والسير، رقم 3864.

نے آپ کو دیکھا کہ آپ اپنے سفید خچر پر تھے اور حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ اس کی لگام تھامے ہوئے تھے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم علی الاعلان فرما رہے تھے: میں (اللہ کا سچا) نبی ہوں، (اس میں) کوئی جھوٹ نہیں، (اور اس کے ساتھ ساتھ) میں عبدالمطلب کا بیٹا (بھی) ہوں۔"

انبیاء علیہم السلام سے دلائلِ معجزات طلب کرنا

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ بِطَغْوٰىهَآ ۝ اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ۝ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ نَاقَةَ اللّٰهِ وَ سُقْيٰهَا ۝ فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا ۙ فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ۝ وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ۝﴾

(الشمس: 11- 15)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "(قوم) ثمود نے اپنی سرکشی کی وجہ سے جھٹلا دیا۔ جب اس کا سب سے بڑا بد بخت اٹھا۔ تو ان سے اللہ کے رسول نے کہا اللہ کی اونٹنی اور اس کے پینے کی باری (کا خیال رکھو)۔ تو انھوں نے اسے جھٹلا دیا، پس اس (اونٹنی) کی کونچیں کاٹ دیں، تو ان کے رب نے انھیں ان کے گناہ کی وجہ سے پیس کر ہلاک کر دیا، پھر اس (بستی) کو برابر کر دیا۔ اور وہ اس (سزا) کے انجام سے نہیں ڈرتا۔"

حدیث: 21

((وَعَنْ جَابِرٍ قَالَ: لَمَّا مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِالْحِجرِ، قَالَ: لَا تَسْأَلُوْا بِالْآيَاتِ، وَقَدْ سَأَلَهَا قَوْمُ صَالِحٍ فَكَانَتْ تَرِدُ مِنْ هٰذَا الْفَجِّ، وَتَصْدُرُ مِنْ هٰذَا الْفَجِّ، فَعَتَوْا عَنْ أَمْرِ رَبِّهِمْ فَعَقَرُوْهَا، وَكَانَتْ تَشْرَبُ مَاءَهُمْ يَوْمًا، وَيَشْرَبُوْنَ لَبَنَهَا يَوْمًا، فَعَقَرُوْهَا،

فَـأَخَـذَتْهُمْ صَيْحَةٌ أَهْمَدَ اللّٰهُ مِنْ تَحْتَ أَدِيْمِ السَّمَاءِ مِنْهُمْ ، إِلَّا رَجُلًا وَاحِدًا كَانَ فِي حَرَمِ اللّٰهِ قِيْلَ: مَنْ هُوَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: هُـوَ أَبُـوْ رِغَـالٍ فَـلَـمَّـا خَـرَجَ مِـنَ الْـحَرَمِ ، أَصَابَهُ مَا أَصَابَ قَوْمَهُ .)) [1]

”اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مقام حجر سے گزرے تو ارشاد فرمایا: معجزات کا مطالبہ نہ کرو، صالح علیہ السلام کی قوم نے یہ مطالبہ کیا تھا تو وہ (اونٹنی کی صورت میں) ظاہر ہو گیا۔ وہ اس راہ سے پانی پینے آتی تھی اور اُس راستے سے واپس جاتی تھی۔ انہوں نے اپنے رب کا حکم نہ مانتے ہوئے سرکشی کی اور اس کی کونچیں کاٹ دیں۔ ایک دن وہ پانی پیتی تھی اور دوسرے دن وہ اس کا دودھ پیتے تھے۔ جب انہوں نے اسے مار ڈالا تو ان پر ایسی سخت چیخ کا عذاب آیا جس سے تمام لوگ ہلاک ہو گئے صرف ایک آدمی بچا جو (اس وقت) حرم کی سرزمین میں تھا۔“ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی: ”اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون تھا؟“ فرمایا: ”وہ ابو رغال تھا۔ جب وہ حرم کی حدود سے نکلا تو وہ بھی اسی عذاب کی لپیٹ میں آ گیا جو اس کی قوم پر آیا تھا۔“

سیدنا عیسیٰ علیہ السلام بھی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں

حدیث: 22

((وَعَنْ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا

[1] مسند احمد: 296/3، رقم: 14160۔ شیخ شعیب نے اسے ”صحیح علی شرط مسلم“ قرار دیا ہے۔

إِلَـهَ إِلَّا الـلّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ ، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ ، وَأَنَّ عِيسَى عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ ، وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِـنْهُ ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ ، وَالنَّارُ حَقٌّ ، أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ عَلَى مَا كَانَ مِنَ الْعَمَلِ .)) [1]

''اور حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص یہ گواہی دے کہ اللہ وحدہ لا شریک کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور رسول ہیں، اور عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں، اور اس کا کلمہ ہیں جو اللہ نے مریم کی طرف بھیجا اور اللہ کی طرف سے (آنے والی) ایک روح ہیں، اور جنت حق ہے، اور جہنم بھی حق ہے، یعنی واقعی موجود ہے، اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت میں داخل کر دے گا خواہ اس کے عمل کیسے (معمولی) ہی کیوں نہ ہوں۔''

محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے رسول بعد میں مدعی نبوت سب جھوٹے

حدیث: 19

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ ، قَالَ: سَأَلْتُ عَنْ قَوْلِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّكَ أُرَى الَّـذِي أُرِيـتُ فِيهِ مَا أَرَيْتُ ، فَأَخْبَرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَـالَ: بَيْـنَـا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ فِي يَدَيَّ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ فَـأَهَـمَّـنِـي شَـأْنُـهُـمَـا ، فَـأُوحِيَ إِلَيَّ فِي الْمَنَامِ أَنِ انْفُخْهُمَا ،

[1] صـحـيـح بـخـاری ، كتاب احاديث الانبياء ، باب قوله تعالىٰ ﴿يا اهل الكتاب……﴾ ، رقم :3435 ، صحيح مسلم ، كتاب الايمان ، باب الدليل على أن من مات على التوحيد دخل الجنة قطعاً ، رقم : 28 .

فَنَفَخْتُهُمَا فَطَارَا ، فَأَوَّلْتُهُمَا كَذَّابَيْنِ يَخْرُجَانِ بَعْدِي ، أَحَدُهُمَا الْعَنْسِيُّ ، وَالْآخَرُ مُسَيْلِمَةُ .)) [1]

''اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک دفعہ میں سویا ہوا تھا میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن ہیں تو میں بہت پریشان ہوا۔ خواب میں ہی مجھے حکم دیا گیا کہ ان پر پھونک مارو، میں نے ان پر پھونک ماری تو وہ دونوں اڑ گئے۔ میں نے اس کی تعبیر سمجھی کہ میرے بعد دو جھوٹے شخص پیغمبری کا دعویٰ کریں گے، ان میں سے ایک اسود عنسی ہے اور دوسرا مسیلمہ کذاب ہے۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیگر اسماء مبارکہ اور اسم خاتم النبیین

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّاۤ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ۙ﴿۴۵﴾ وَّ دَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَ سِرَاجًا مُّنِيْرًا ﴿۴۶﴾ ﴾ (الاحزاب: 45، 46)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے نبی! بے شک ہم نے تجھے گواہی دینے والا اور خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اور اللہ کی طرف بلانے والا اس کے اذن سے اور روشنی کرنے والا چراغ۔''

حدیث: 19

((وَعَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ عَنْ أَبِيهِ ، أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ لِي أَسْمَاءً ، أَنَا مُحَمَّدٌ ، وَأَنَا أَحْمَدُ ، وَأَنَا الْمَاحِي الَّذِي يَمْحُو اللّٰهُ بِيَ الْكُفْرَ ، وَأَنَا الْحَاشِرُ الَّذِي يُحْشَرُ النَّاسُ عَلَى قَدَمِي ، وَأَنَا الْعَاقِبُ الَّذِي لَيْسَ بَعْدَهُ أَحَدٌ ، وَقَدْ سَمَّاهُ اللّٰهُ

[1] صحيح بخارى ، كتاب المغازى ، رقم: 4374.

رَوفًا رَحِيمًا .)) ❶

''اور حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے چند نام ہیں: میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی (مٹانے والا) ہوں کہ میرے ذریعہ اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائیں گے، میں حاشر (جمع کرنے والا) ہوں کہ لوگ میرے قدموں پر اٹھائے جائیں گے اور میں عاقب (سب نبیوں کے بعد آنے والا) ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

حدیث: 25

((وَعَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رضي الله عنهما اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اَنَا قَائِدُ الْمُرْسَلِيْنَ وَلَا فَخْرَ، وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ وَلَا فَخْرَ، وَاَنَا اَوَّلُ شَافِعٍ وَاَوَّلُ مُشَفَّعٍ وَلَا فَخْرَ .)) ❷

''اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں رسولوں کا سردار ہوں، میں آخری نبی ہوں، میں سب سے پہلے سفارش کرنے والا ہوں اور سب سے پہلے میری سفارش قبول کی جائے گی، میری یہ تمام خصوصیات بطور فخر کے نہیں بلکہ اظہارِ حقیقت کے لئے ہیں۔''

حدیث: 26

((وَعَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدٍ مِنْ وَلَدِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: كَانَ عَلِيٌّ رضي الله عنه إِذَا وَصَفَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ

❶ صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب فی اسمائه، رقم: 6106.

❷ سنن دارمی، باب مأعطی النبی من الفضل، رقم: 50، المعجم الاوسط للطبرانی: 142/1، رقم: 172۔ محقق نے اس کی سند کو ''جید'' قرار دیا ہے۔

بِطُوْلِهٖ وَقَالَ: بَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ، وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ.)) [1]

''اور حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے خاندان کے فرد حضرت ابراہیم بن محمد کا بیان ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ جب بھی رسول اللہ ﷺ کے شمائل و صفات کا تذکرہ کرتے تو ضرور یہ بھی فرماتے کہ آپ ﷺ کے دو مونڈھوں کے درمیان نبوت کی مہر تھی اور آپ ﷺ آخری نبی ہیں۔''

حدیث: 27

((وَعَنْ حُذَيْفَةَ أَنَّ النَّبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فِيْ أُمَّتِيْ كَذَّابُوْنَ وَدَجَّالُوْنَ سَبْعَةٌ وَعِشْرُوْنَ، مِنْهُمْ أَرْبَعُ نِسْوَةٍ، وَإِنِّيْ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي.)) [2]

''اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: میری امت میں ستائیس جھوٹے اور دجال ہوں گے، ان میں چار عورتیں بھی ہوں گی، میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

حدیث: 28

((وَعَنْ أَبِيْ أُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ خُطْبَتِهٖ يَوْمَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ: أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَلَا أُمَّةَ بَعْدَكُمْ فَاعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَصَلُّوْا خَمْسَكُمْ، وَصُوْمُوْا شَهْرَكُمْ، وَادُّوْا زَكٰوةَ اَمْوَالِكُمْ طَيِّبَةً بِهَا اَنْفُسَكُمْ، وَاَطِيْعُوْا وُلَاةَ أُمُوْرِكُمْ،

[1] سنن الترمذی، باب ما جاء فی خاتم النبوة، رقم :3638، شمائل ترمذی، رقم : 7، المشکاة، رقم :5791.

[2] مسند احمد:396/5، رقم :23358۔ شیخ شعیب نے اس کی سند کو ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ .)) ❶

''اور حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنے خطاب میں ارشاد فرمایا: اے لوگو! میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں، پس اپنے رب کی عبادت کرتے رہو، پانچ نمازیں پڑھتے رہو، رمضان کے روزے رکھتے رہو، خوش دلی کے ساتھ اپنے مالوں کی زکوٰۃ دیتے رہو اور اپنے خلفاء وحکمرانوں کی اطاعت کرتے رہو، تو تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔''

حدیث: 29

((وَعَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : كَیْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْیَمَ فِیكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ .)) ❷

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس وقت تمہاری خوشی کا کیا حال ہوگا کہ جب تمہارے درمیان (عیسیٰ علیہ السلام) ابن مریم اتریں گے، اور تمہارے امام (امام مہدی بھی) تم ہی میں سے ہوں گے۔''

حدیث: 30

((وَعَنْ جَابِرٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِنُسْخَةٍ مِنَ التَّوْرَاةِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هَذِهِ نُسْخَةٌ مِنَ التَّوْرَاةِ فَسَكَتَ فَجَعَلَ یَقْرَأُ وَوَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ یَتَغَیَّرُ فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ: ثَكِلَتْكَ الثَّوَاكِلُ مَا تَرَى مَا بِوَجْهِ رَسُولِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم؟ فَنَظَرَ عُمَرُ إِلَى وَجْهِ

❶ المعجم الكبير للطبرانی، رقم: 7617، مجمع الزوائد: 471/8، رقم: 13967۔
ہیثمی نے کہا: اسے طبرانی نے روایت کیا ہے، ایک سند کے راوی ثقہ ہیں اور دوسری میں کچھ ضعف ہے۔

❷ صحیح البخاری، کتاب الانبیاء، باب نزول عیسیٰ بن مریم، رقم: 3449۔

رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ غَضَبِ اللّٰهِ وَغَضَبِ رَسُولِهِ ﷺ ، رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ بَدَا لَكُمْ مُوْسٰى فَاتَّبَعْتُمُوْهُ وَتَرَكْتُمُوْنِي لَضَلَلْتُمْ عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ ، وَلَوْ كَانَ حَيًّا وَأَدْرَكَ نُبُوَّتِي لَاتَّبَعَنِيْ .)) [1]

''اور سیدنا جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ تورات لے کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ تورات ہے، آپ خاموش رہے، سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تورات پڑھنے لگے، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک (غصے) سے بدلنے لگا۔ سیدنا ابوبکر رضی اللہ عنہ (نے یہ صورتحال دیکھی) تو کہا: اے عمر! گم کرنے والیاں تجھے گم پائیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ انور کی طرف نہیں دیکھتے۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کی طرف دیکھا تو کہا: میں اللہ اور اس کے رسول کے غصے سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ ہم اللہ کے رب ہونے پر، اسلام کے دین ہونے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے پر راضی ہیں۔ اس کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے! اگر آج موسیٰ علیہ السلام تشریف لے آئیں اور تم لوگ میری اتباع کرنے کے بجائے ان کی اتباع شروع کر دو، تو سیدھی راہ سے گمراہ ہو جاؤ گے۔ اور اگر موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے اور میری نبوت کا زمانہ پاتے، تو وہ بھی میری ہی اتباع کرتے۔''

[1] سنن دارمی، المقدمة، رقم: 449، مصنف ابن أبي شيبة: 47/9، محقق نے کہا: اسناده صحيح.

حدیث: 31

((وَعَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: مَا مِنَ الْأَنْبِیَاءِ نَبِیٌّ إِلَّا أُعْطِیَ مَا مِثْلُهُ آمَنَ عَلَیْهِ الْبَشَرُ، وَإِنَّمَا كَانَ الَّذِی أُوتِیتُ وَحْیًا أَوْحَاهُ اللّٰهُ إِلَیَّ فَأَرْجُو أَنْ أَكُونَ أَكْثَرَهُمْ تَابِعًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ .)) [1]

''اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کو ایسی نشانیاں عطا کی گئیں جنھیں دیکھ کر لوگ ان کی نبوت پر ایمان لاتے اور مجھے جو نشانی دی گئی ہے وہ وحی الٰہی ہے، پس مجھے امید ہے کہ روزِ محشر میرے پیروکاروں کی تعداد تمام انبیاء سے زیادہ ہوگی۔''

حدیث: 32

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: عُرِضَتْ عَلَيَّ الْأُمَمُ فَأَخَذَ النَّبِيُّ یَمُرُّ مَعَهُ الْأُمَّةُ وَالنَّبِيُّ مَعَهُ النَّفَرُ وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الْعَشَرَةُ وَالنَّبِيُّ مَعَهُ الْخَمْسَةُ وَالنَّبِيُّ یَمُرُّ وَحْدَهُ وَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَبِیرٌ قُلْتُ: یَا جِبْرِیلُ هٰؤُلَاءِ أُمَّتِي قَالَ: لَا وَلٰكِنِ انْظُرْ إِلَى الْأُفُقِ فَنَظَرْتُ فَإِذَا سَوَادٌ كَبِیرٌ هٰؤُلَاءِ أُمَّتُكَ وَهٰؤُلَاءِ سَبْعُونَ أَلْفًا قُدَّامَهُمْ لَا حِسَابَ عَلَیْهِمْ وَلَا عَذَابَ قُلْتُ: وَلِمَ قَالَ: كَانُوا لَا یَكْتَوُونَ وَلَا یَسْتَرْقُونَ وَلَا یَتَطَیَّرُونَ وَعَلَى رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُونَ. فَقَامَ إِلَیْهِ عُكَّاشَةُ ابْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ: ادْعُ اللّٰهَ أَنْ یَجْعَلَنِي مِنْهُمْ قَالَ: أَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ مِنْهُمْ . ثُمَّ قَامَ إِلَیْهِ رَجُلٌ آخَرُ فَقَالَ: ادْعُ اللّٰهَ

[1] صحیح البخاری، کتاب فضائل القرآن، باب کیف نزل الوحی وأول ما نزل، ، رقم 4696.

أَنْ يَجْعَلَنِي مِنْهُمْ فَقَالَ: سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ.)) [1]

''اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر (تمام) امتیں پیش کی گئیں پس ایک نبی گزرنے لگا اور اس کے ساتھ اس کی امت تھی ایک نبی ایسا بھی گزرا کہ اس کے ساتھ چند افراد تھے، ایک نبی کے ساتھ دس آدمی، اک نبی کے ساتھ پانچ آدمی، اک نبی صرف تنہا، میں نے نظر دوڑائی تو ایک بڑی جماعت نظر آئی۔ میں نے پوچھا: اے جبرائیل! کیا یہ میری امت ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں، بلکہ آپ افق کی جانب توجہ فرمائیں، میں نے دیکھا تو وہ بہت ہی بڑی جماعت تھی۔ انہوں نے کہا: یہ آپ کی امت ہے اور یہ جو ستر ہزار ان کے آگے ہیں ان کے لیے نہ حساب ہے نہ عذاب، میں نے پوچھا: کس وجہ سے؟ انہوں نے کہا: یہ لوگ داغ نہیں لگواتے تھے، غیر شرعی جھاڑ پھونک نہیں کرتے تھے، شگون نہیں لیتے تھے، اور اپنے رب پر بھروسہ رکھتے تھے۔ حضرت عکاشہ بن محصن رضی اللہ عنہ کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے۔ (یا رسول اللہ) اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مجھے بھی ان میں شامل فرما لے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی: اے اللہ! اسے بھی ان لوگوں میں شامل فرما۔ پھر دوسرا آدمی کھڑا ہو کر عرض گزار ہوا۔ (یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم!) اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ مجھے بھی ان لوگوں میں شامل فرما لے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عکاشہ تم سے سبقت لے گیا۔''

حدیث: 33

((وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كُنْتُ فِيْ حَلْقَةٍ فِيْ الْمَسْجِدِ نَتَذَاكَرُ

[1] صحیح بخاری، کتاب الرقاق، باب یدخل الجنة سبعون ألفا بغیر حساب، رقم: 6541.

فَضَائِلِ الْأَنْبِيَاءِ أَيُّهُمْ أَفْضَلُ؟ فَذَكَرْنَا نُوْحًا وَطُوْلَ عِبَادَتِهِ رَبَّهُ، وَذَكَرْنَا إِبْرَاهِيمَ خَلِيْلَ الرَّحْمٰنِ، وَذَكَرْنَا مُوْسٰى مُكَلَّمَ اللّٰهِ، وَذَكَرْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ، وَذَكَرْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَبَيْنَا نَحْنُ كَذَلِكَ إِذْ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ: فَقَالَ: مَا تَذْكُرُوْنَ بَيْنَكُمْ؟ قُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ذَكَرْنَا فَضَائِلَ الْأَنْبِيَاءِ أَيُّهُمْ أَفْضَلُ؟ وَذَكَرْنَا نُوْحًا وَطُوْلَ عِبَادَتِهِ رَبَّهُ، وَذَكَرْنَا إِبْرَاهِيمَ خَلِيْلَ الرَّحْمٰنِ، وَذَكَرْنَا مُوْسٰى مُكَلَّمَ اللّٰهِ، وَذَكَرْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ، وَذَكَرْنَاكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ، قَالَ: فَمَنْ فَضَّلْتُمْ؟ فَقُلْنَا فَضَّلْنَاكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، بَعَثَكَ اللّٰهُ تَعَالَى إِلَى النَّاسِ كَافَّةً، وَغَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ، وَأَنْتَ خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا يَنْبَغِي أَنْ يَكُوْنَ أَحَدٌ خَيْرًا مِنْ يَحْيَى بْنِ زَكَرِيَا. قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكَيْفَ ذَاكَ؟ قَالَ: أَلَمْ تَسْمَعُوْا كَيْفَ نَعَتَهُ فِي الْقُرْآنِ يَا يَحْيٰى خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ وَآتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى: حَيًّا ﴿مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَسَيِّدًا وَّحَصُوْرًا وَّنَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ﴾ لَمْ يَعْمَلْ سَيِّئَةً وَلَمْ يُهَمَّ بِهَا.)) [1]

''اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم مسجد میں ایک مجلس میں انبیاء علیہم السلام کے فضائل پر گفتگو کر رہے تھے کہ ان میں سے کون زیادہ فضیلت والا ہے؟ پس ہم نے حضرت نوح علیہ السلام اور ان کی اپنے رب کی طویل عبادت گزاری کا ذکر کیا اور ہم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل الرحمٰن کا ذکر کیا اور حضرت موسیٰ

[1] المعجم الكبير للطبراني: 8:218، رقم:12938، مجمع الزوائد للهيثمي:2/382، رقم :13801، حسن لغيره.

کلیم اللہ علیہ السلام کا ذکر کیا اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کا ذکر کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا۔ ابھی ہم اسی حال میں تھے کہ اچانک ہمارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور ارشاد فرمایا: تم آپس میں کس چیز کا ذکر کر رہے ہو؟ ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ! ہم فضائل انبیاء کا ذکر کر رہے تھے کہ ان میں سے کون زیادہ افضل ہے؟ پس ہم نے حضرت نوح علیہ السلام اور ان کی اپنے رب کی طویل عبادت گزاری کا ذکر کیا اور ہم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام خلیل الرحمٰن کا ذکر کیا اور حضرت موسیٰ کلیم اللہ علیہ السلام کا ذکر کیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن مریم کا ذکر کیا اور یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کا ذکر کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے کسے افضل قرار دیا ؟ ہم نے عرض کی: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے آپ کو افضل قرار دیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو تمام لوگوں کی طرف نبی بنا کر مبعوث فرمایا اور آپ کی خاطر اگلوں پچھلوں کی سب خطائیں معاف فرما دیں اور آپ انبیاء کے خاتم ہیں۔''

حدیث: 34

((وَعَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: بَيْنَا أَنَا أَمْشِي فِي طَرِيقِ الْمَدِينَةِ إِذَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: أَنَا مُحَمَّدٌ وَأَحْمَدُ وَنَبِيُّ الرَّحْمَةِ وَنَبِيُّ التَّوْبَةِ وَالْحَاشِرُ وَالْمُقَفَّى وَنَبِيُّ الْمَلَاحِمِ.)) [1]

''اور حذیفہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں محمد ہوں اور احمد ہوں اور میں رسول الرحمہ ہوں میں رسول الملحمہ ہوں، میں مقفی ہوں اور حاشر ہوں۔''

[1] مسند أحمد: 405/5، مسند بزار، رقم: 2378، مجمع الزوائد، رقم: 14060۔ شیخ حمزہ زین نے اسے ''صحیح الاسناد'' کہا ہے۔

حدیث: 35

((وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِعَمِهِ الْعَبَّاسِ: أَنَـا خَـاتَمُ النَّبِيِّيْنَ ثُمَّ رَفَعَ يَدَهُ وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَأَبْنَاءِ الْعَبَّاسِ وَأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْعَبَّاسِ.)) [1]

''اور حضرت سہل بن سعد سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا: میں خاتم النّبیین ہوں پھر آپ ﷺ نے ہاتھ اٹھائے اور دعا کی اے اللہ! تو عباس، عباس کے بیٹوں اور عباس کے پوتوں کی مغفرت فرما۔''

حدیث: 36

((وَعَـنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَـالَ: كَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً.)) [2]

''اور حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہر نبی کو خاص اس کی قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا جب کہ مجھے تمام انسانوں کی طرف مبعوث کیا گیا ہے۔''

حدیث: 37

((وَعَنْ أَبِى أُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِى

[1] المعجم الكبير للطبرانى: 205:6، رقم:6020، مجمع الزوائد: 438/9، رقم: 15477.

[2] صحيح بخارى، كتاب التيمم، باب قول الله تعالىٰ: فلم تجدوا ماء فتيمموا صعيداً طيبا، رقم:328.

رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِينَ وَهُدًى لِّلْعَالَمِيْنَ .)) [1]

''اور حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے تمام جہانوں کے لیے رحمت اور تمام جہانوں کے لیے ہدایت بنا کر مبعوث فرمایا ہے۔''

حدیث: 38

((وَعَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: أَنَا خَاتَمُ الْأَنْبِيَاءِ ، وَمَسْجِدِيْ خَاتِمُ مَسَاجِدِ الْاَنْبِيَاءِ .)) [2]

''اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں آخری نبی ہوں، اور میری مسجد (مسجد نبوی) انبیاء کرام علیہم السلام کے ہاتھوں تعمیر کردہ مساجد میں سے آخری مسجد ہے۔''

حدیث: 39

((وَعَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي بُرَيْدَةَ ، يَقُوْلُ: جَاءَ سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ بِمَائِدَةٍ عَلَيْهَا رُطَبٌ فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا سَلْمَانُ مَا هٰذَا؟ فَقَالَ: صَدَقَةٌ عَلَيْكَ وَعَلَى أَصْحَابِكَ ، فَقَالَ: ارْفَعْهَا فَإِنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ . قَالَ: فَرَفَعَهَا ، فَجَاءَ الْغَدَ بِمِثْلِهِ ، فَوَضَعَهُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: مَا هٰذَا يَا سَلْمَانُ؟

[1] مسند أحمد: 228/5، طبرانی کبیر: 232/8، المشكاة، رقم: 3654۔ شیخ حمزہ زین نے اسے ''صحيح الإسناد'' کہا ہے۔

[2] مسند البزار، كشف الأستار، باب فی مسجد النبی، رقم: 1193، تفسیر قرطبی: 78/1، قرطبی نے اسے ''صحیح'' شمار کیا ہے۔

فَقَالَ: هَدِيَّةٌ لَكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ: "ابْسُطُوْا". ثُمَّ نَظَرَ إِلَى الْخَاتَمِ عَلَى ظَهْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَآمَنَ بِهِ. وَكَانَ لِلْيَهُوْدِ، فَاشْتَرَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِكَذَا وَكَذَا دِرْهَمًا وَعَلَى أَنْ يَغْرِسَ لَهُمْ نَخْلًا فَيَعْمَلَ سَلْمَانُ فِيْهِ حَتَّى تُطْعِمَ. فَغَرَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّخِيْلَ إِلَّا نَخْلَةً وَاحِدَةً غَرَسَهَا عُمَرُ رضي الله عنه، فَحَمَلَتِ النَّخْلُ مِنْ عَامِهَا وَلَمْ تَحْمِلِ النَّخْلَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: "مَا شَأْنُ هٰذِهِ النَّخْلَةِ؟" فَقَالَ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ أَنَا غَرَسْتُهَا. فَنَزَعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَغَرَسَهَا فَحَمَلَتْ مِنْ عَامِهَا.)) [1]

''اور حضرت عبداللہ بن بریدۃ کہتے ہیں میں نے اپنے والد سیدنا بریدۃ رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ جس وقت رسول اللہ ﷺ مدینہ منورہ میں تشریف فرما ہوئے، تو سیّدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کی خدمت میں ایک دستر خوان لے کر آئے، جس میں کچھ تر و تازہ کھجوریں تھیں۔ آپ ﷺ کی خدمت میں اسے رکھ دیا گیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے سلمان! یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: یہ آپ ﷺ کے لیے اور آپ کے صحابہ (رضی اللہ عنہم) کے لیے صدقہ ہے۔ تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اسے اٹھا لو، ہم صدقہ نہیں کھاتے۔ (راوی کہتا ہے) انہوں نے وہ دستر خوان اٹھا دیا۔ پھر دوسرے دن اسی طرح وہ ایک دستر خوان لائے، اور آپ ﷺ کے آگے رکھ دیا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: سلمان یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا: حضور ﷺ یہ آپ کے لیے ہدیہ ہے۔ تو آپ ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا: اس کو بچھا دو۔ پھر سلمان رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی پشت مبارک

[1] شمائل ترمذی، رقم: 2-6، مسند أحمد بن حنبل: 354/5، صحيح ابن حبان: 128/10، المستدرك للحاكم 603/3، 604۔ اس روایت کو ابن حبان اور حاکم نے صحیح کہا ہے۔

پر مہر دیکھ کر آپ ﷺ پر ایمان لے آئے۔ سلمان رضی اللہ عنہ چونکہ یہود کے غلام تھے، اس لیے رسول اللہ ﷺ نے انہیں اتنے اور اتنے درہموں کے بدلے خرید لیا، نیز اس عوض میں کہ سلمان ان یہود کو کچھ کھجوروں کے پودے لگا کر دیں پھر ان کے پھل آور ہونے اور کھائے جانے کے قابل ہونے تک اس میں کام بھی کریں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے بابرکت ہاتھ سے سارے پودے لگائے، صرف ایک پودا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لگایا، تو باقی تمام پودے پہلے سال ہی پھلدار ہو گئے صرف ایک پودا ثمر آور نہیں ہوا۔ تو آپ ﷺ نے پوچھا: کیا وجہ ہے؟ یہ ایک پودا کیوں ثمر آور نہیں ہوا؟ تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ میں نے لگایا تھا۔ تو آپ ﷺ نے اسے اکھیڑ کر دوبارہ لگا دیا تو وہ اسی سال پھلدار ہو گیا۔"

حدیث: 40

((وَعَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لَوْ كَانَ بَعْدِي نَبِيٌّ لَكَانَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ.)) [1]

"اور حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں ارشاد فرمایا: میرے بعد اگر کسی کا نبی بننا مقدر ہوتا تو وہ عمر بن خطاب ہوتے۔"

حدیث: 41

((وَعَنْ إِسْمَاعِيلَ، قُلْتُ لِابْنِ أَبِي أَوْفَى رَأَيْتَ إِبْرَاهِيمَ ابْنَ النَّبِيِّ ﷺ؟ قَالَ: مَاتَ صَغِيرًا وَلَوْ قُضِيَ أَنْ يَكُونَ بَعْدَ

[1] سنن ترمذی: باب ما جاء فی مناقب عمر بن الخطاب، رقم 3686، سلسلة الصحيحة، رقم: 327.

مُحَمَّدٍ ﷺ نَبِيٌّ عَاشَ ابْنُهُ وَلَكِنْ لَا نَبِيَّ بَعْدَهُ .)) [1]

''اور اسماعیل بن ابی خالد بجلی نے، کہ میں نے ابن ابی اوفی سے پوچھا۔ تم نے نبی کریم ﷺ کے صاحبزادے ابراہیم کو دیکھا تھا؟ بیان کیا کہ ان کی وفات بچپن ہی میں ہو گئی تھی اور اگر نبی کریم ﷺ کے بعد کسی نبی کی آمد ہوتی تو نبی کریم ﷺ کے صاحبزادے زندہ رہتے لیکن نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔''

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ أَجْمَعِيْنَ

[1] صحیح بخاری، کتاب الأدب، رقم: 6194.

فہرست آیاتِ قرآنیہ

فہرست احادیث نبویہ

مراجع ومصادر

1. قرآن حكيم .
2. الـجامع الصحيح المسند ، للإمام محمد بن إسماعيل البخارى ، ومعه فتح الباری ، المكتبة السلفية ، دارالفکر ، بیروت .
3. الـجـامـع الصحيح للإمام محمد بن عيسى الترمذى ، تحقيق: الشيخ أحمد شاكر ، مطبعة مصطفى البابى الجلبى ، القاهرة ، 1398هـ .
4. السـنن لأبى داود سليمان بن الأشعث السجستانی (ت 275هـ) ، دار إحياء السنة النبوية ، القاهرة .
5. السـنن لعبد الله محمد بن يزيد القزوينى ، ابن ماجه (ت 273هـ) ، تحقيق: محمد فؤاد عبد الباقى ، مطبعة الحلبى ، القاهرة .
6. المسند للإمام أحمد بن حنبل ، المكتب الإسلامى ، بيروت ، 1398هـ .
7. الســنـن لأبـي عبـد الرحمٰن أحمد بن شعيب النسائى (ت 303هـ) ، مكتبة المعارف للنشر والتوزيع ، الرياض .
8. سلسلة الأحاديث الصحيحة للألبانى ، طبعة مكتبة المعارف ، الرياض .
9. صحيح الجامع الصغير للألبانى ، طبعة المكتب الإسلامى .
10. صـحيـح مسـلم للإمام مسلم بن الحجاج ، تحقيق: محمد فؤاد عبدالباقى ، دار إحياء التراث ، بيروت .
11. مـجـمـع الزوائد ومنبع الفوائد ، للحافظ نور الدين الهيثمى ، منشورات دار الكتاب العربى ، بيروت ، 1402هـ .
12. مشكوٰة الـمـصـابـيـح للتبريزى ، تحقيق نزار تميم وهيثم نزار تميم ، طبعة شركة دار الأرقم بن أبى الأرقم ، بيروت .